هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ

الفرقان (بریلی)

مرتبہ

محمد منظور نعمانی عفا اللہ عنہ

۱۳۵۳
مکتبہ الفرقان بریلی
میں ہر قسم کی علمی مذہبی کتابیں نہایت سستی ملتی ہیں

سلسلہ ردِ بدعت و اہل بدعت میں مکتبہ الفرقان کی مطبوعات

شرک و توحید از افادات حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ حضرت شاہ صاحب کے ایک بے نظیر عربی مقالہ کا ترجمہ ہے قیمت ۱۰ رعایتی ۸/

اسلامی توحید توحید و شرک کے بیان میں قابل دید رسالہ ہے، قبر پرستی وغیرہ کا نہایت موثر رد صرف قرآن سے کیا گیا قیمت ۲/ قسم دوم ۲/

ہماری گیارہویں توحید و سنت کی حمایت اور شرک کی مذمت میں غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے گیارہ مضمون انکی کتابوں سے اس میں جمع کئے گئے ہیں قیمت ۲/ قسم دوم ۱/

حاضر ناظر عقیدہ حاضر ناظر کے رد میں حضرت مدیر الفرقان کا مختصر مگر قابل دید مقالہ قیمت ۱/

امعان النظر فی اذان القبر بعض مقامات پر میت کے دفن کے بعد قبر پر اذان دینے کی بدعت رائج ہو گئی ہے اسکے رد میں حضرت مولانا محمد منظور صاحب کا قابل دید رسالہ ہے جسمیں بدعت کے متعلق نہایت محققانہ اصولی بحث کی گئی ہے جس سے تمام مروجہ بدعات کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے اور حامیان بدعت کی تمام ابلہ فریبیوں کا پردہ چاک ہو جاتا ہے قیمت ۳/ رعایتی ۲/

تاریخ میلاد اس کتاب میں مروجہ مجلس میلاد اور قیام کی مکمل تاریخ اور مفصل سرگزشت لکھی گئی ہے کہ انکو کب اور کیوں ایجاد کیا گیا، کس نے ایجاد کیا، یہ لوگ کس مذہب کے تھے، ہر زمانہ کے علماء نے اس کے متعلق کیا خیالات ظاہر کئے، اخیر میں مدیر الفرقان کا ایک ضمیمہ بھی شامل ہے جسمیں

مجلس میلاد کے متعلق علمائے دیوبند کا معتدل مسلک بیان کیا گیا ہے صفحات ۵۰ صفحات قیمت دس آنے رعایتی ۸/

مروجہ مجالس نبوی اور محافل میلاد پر تبصرہ یہ ایک محققانہ مقالہ ہے جو ایک بدایونی مولوی صاحب کے میلادی مضمون کے جواب میں لکھا گیا ہے باوجود اختصار کے قابل دید اور فیصلہ کن ہے قیمت ۱۰ رعایتی ۱/

تیجہ دسویں وغیرہ رسوم مروجہ بعد الموت کے بدعت اور ناجائز ہونیکے ثبوت میں مدیر الفرقان کا رسالہ جسمیں فقہ حنفی کی کتب معتبرہ کے علاوہ خود مولوی احمد رضا خان صاحب کے اقوال سے بھی ثبوت دیا گیا ہے قابل دید ہے قیمت ۱۰ رعایتی ایک آنہ ۱/

شارع حقیقی اہل بدعت کے گمراہانہ عقیدوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریع یعنی شریعت مقرر کرنیمیں مختار مطلق تھے، جس چیز کو چاہتے اپنی طرف سے حرام کر سکتے تھے اور جسکو چاہتے حلال کر سکتے تھے، جسپر چاہتے کوئی چیز فرض کر دیتے اور جس سے چاہتے کوئی فرض ساقط کر سکتے تھے، اس خیال باطل کے رد میں ایک محققانہ رسالہ ہے جسمیں اہل بدعت کی تمام دلیلوں کا نہایت شافی جواب دیا گیا ہے جو وہ اس سلسلہ میں پیش کرتے ہیں قیمت ۴/

تعلیم یافتہ حضرات کے لئے مسئلہ علم غیب کا فیصلہ کن کتاب

"بوارق الغیب" جسنے اہل بدعت پر ہمیشہ کے لیے حجت الٰہی قائم کردی

اہل بدعت کے خانہ ساز عقیدہ "علم غیب کلی" اور "علم جمیع ماکان و مایکون" کی تردید میں حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدظلہ العالی مدیر "الفرقان" بریلی کی یہ وہی معرکۃ الآراء کتاب ہے جسکا عرصہ دراز سے نہایت بے چینی کیساتھ انتظار کیا جا رہا تھا، ابھی اسکا صرف پہلا حصہ تیار ہوا ہے جسمیں چالیس صاف صریح قرآنی آیات اور دو سو ساٹھ احادیث نبویہ و ائمہ سلف کے ارشادات سے اس عقیدہ علم غیب کا بطلان ثابت کیا گیا ہے، صرف اس حصہ میں حدیث و تفسیر وغیرہ کتب معتبرہ دینیہ کے تین سو ساٹھ حوالے ہیں اور ہر حوالہ کی صحت کی کامل ذمہ داری ہے پوری کیفیت آپ صرف مطالعہ ہی سے معلوم فرما سکینگے مختصر یہ ہے کہ اس قسم کے اختلافی مسائل پر اتنی مبسوط اور مدلل کتاب آج تک نہیں لکھی گئی صرف اس حصہ کی ضخامت ۱۸۴ صفحات ٹائٹل رنگین دبیز کاغذ قسم اعلیٰ سفید گلیز عہ رعایتی عہ/ ایضاً قسم دوم کاغذ رف سفید عہ/ رعایتی ۱۲/

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا

چندہ سالانہ
قسم اول کاغذ اعلیٰ (ے)
قسم دوم
××××

ماہنامہ
الفرقان
(بریلی)

ممالک غیر سے
قسم اول سات شلنگ
قسم دوم
××××

جلد ۶	بابتہ ماہ رجب و شعبان و رمضان سنہ ۱۳۵۸ھ	نمبر ۷-۸-۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نگاہِ اولین :-

تاخیر سے شائع ہونا "الفرقان" کیلئے کوئی نئی بات نہیں ہی۔ بالخصوص جب کوئی خاص نمبر زیادہ اہتمام سے نکالا گیا ہی یا کسی پرچہ میں کوئی خاص خصوصیت ہوئی ہی تو وہ تو اپنی انتہائی کوششوں کے باوجود ہمیشہ ہی مہینے دو مہینے کی تاخیر سے شائع ہو سکا ہی "سالنامہ سنہ ۵۵ھ" "شہید نمبر" "مجدد الف ثانی نمبر" یہ سب بھی بہت کافی لیٹ ہوئے تھے اور اب یہ پرچہ بھی جو اسوقت جنابکے پیش نظر ہی اور جسمیں "خاکسار تحریک" کے متعلق میرا وہ بسیط مقالہ پورا شائع ہو رہا ہی جسکا وعدہ اب سے کئی مہینے پہلے کیا گیا تھا، اور جس کا ناظرین کو شدید انتظار تھا پورے دو مہینے کی تاخیر سے نکل رہا ہی۔

محترم ناظرین کو اس سے جو زحمت بلکہ غیر معمولی تکلیف ہوتی ہی یہ نہیں ہی کہ ہمکو اس کا احساس نہ ہو۔ احساس ہی نہیں ہمکو تو اس سے شدید نقصان پہونچتا ہی۔ ہمکو اندازہ ہی کہ رسالہ کے مضامین سے ناظرین کو اتنی خوشی نہیں ہوتی جتنی مہینوں کے انتظار سے تکلیف پہنچتی ہی اور اسی واسطے انہیں سے بہت سے عاجز آکر خریداری سے دست بردار ہو جاتے ہیں "۔ الفرقان کے اس چھ سالہ دور میں جو حضرات خریدار ہونیکے بعد پھر نہیں رہی انکی تعداد پانچسو سے زیادہ ہوگی اور انمیں اکثر وہی ہیں جو اس تاخیر اشاعت اور عدم پابندی وقت ہی سے تنگ آکر خریداری سے دستکش ہوئے۔ اب آپ خود اندازہ فرما سکتے ہیں کہ خود ہمکو اس کا کسقدر احساس ہوگا۔ کیونکہ قطع نظر فرض شناسی سے یہاں تو اپنے "مفاد" اور اپنی غرض کا بھی سوال ہی۔ اندریں حال آپ خود خیال فرمایئے کہ بر وقت شائع کرنیکے لیئے اپنی کوشش میں ہم کیوں کوئی کمی کرتے ہونگے ـــ درحقیقت یہ تاخیر ایسی ہی وجوہات سے ہوتی ہی جن پر بوجہ اپنی مجبوریوں کے ہم قابو پانے سے عاجز رہتے ہیں ؎

اس پرچہ پر جو کچھ گذری اُس کا مختصر حال یہ ہی کہ

جمادی الاخری ہی میں میں نے اپنا یہ مقالہ "خاکسار تحریک مذہب سیاست کی روشنی میں" لکھنا شروع کر دیا تھا اور جس قدر لکھا جا چکا تھا وہ کتابت کیلئے بھی دیدیا گیا تھا۔ اور خیال یہ تھا کہ تیاری کیساتھ ہی اس کی کتابت بھی ہوتی جائیگی۔ کاتب صاحب جمادی الاخری کے پرچہ کی کتابت سے فارغ ہو کر چند دنوں کیلئے اپنے وطن گئے ابتداءً تو یہ جانا صرف اتفاقی تھا اور چند ہی روز کے لیئے ـــ لیکن اس کی انتہا ان کی مایوسی پر ہوئی اور انھوں نے وہیں مستقل قیام کا ارادہ کرلیا ـــ ادہر یہ ناچیز رجب کے دوسرے ہفتہ ہیں یکلخت مریض ہو گیا اور غرض بھی

سخت تھا کہ پانچ چھ روز غذا بھی قطعاً بند رہی، لیکن حق تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کے فضل و کرم سے صرف دو ہفتہ میں اُس سے نجات مل گئی۔ اب کسی اور کاتب کی تلاش شروع ہوئی۔ پہلے کاتب صاحب سے مایوسی ہو چکی تھی۔ بریلی میں بد قسمتی سے کوئی کاتب "الفرقان" کے معیار کے نہیں ہیں اس لیئے باہر سے بلانا ناگزیر تھا چنانچہ امروہہ سے منشی معراج النبی صاحب کو بلایا گیا جو کبھی پہلے بھی کافی عرصہ تک "الفرقان" لکھ چکے ہیں اور وہ وسط شعبان میں آگئے۔ قریباً آٹھ۔ دس دن ہی انھوں نے کام کیا تھا کہ وہ بھی علیل ہو گئے اور جب علالت برابر بڑھتی گئی تو ان بیچاروں کو بھی اپنے وطن چلا جانا پڑا۔ اب چونکہ دیر بہت زیادہ ہو چکی تھی اور ہوتی جا رہی تھی اس لیئے خط کی اچھائی بُرائی کے خیال کو نظر انداز کر کے بریلی ہی کے کاتب صاحبان سے کیف ما اتفق کام لینا شروع کیا، اور وہ بھی اسطرح کہ جسکا جس قدر وقت مل سکا وہ لے لیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ جا بجا آپکو قلم اور طرز تحریر کی تبدیلی کا احساس ہوگا۔ اس طرح خدا خدا کر کے اب ۲۰ شوال کو اُس کی کتابت مکمل ہو سکی ہے اور توقع ہے کہ اخیر شوال تک تیار ہو کر روانہ ہو سکے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ان حوادث و واقعات کے علاوہ اسی عرصہ میں پریس کے مصلح سنگ بھی کافی دنوں بیمار رہے اور پریس میں وہی ایک مصلح سنگ ہیں۔ نیز اوائل رمضان مبارک میں یہ ناچیز دوبارہ مریض ہوا، رفیق مکرم مولوی محمد عطاء اللہ صاحب قاسمی بھی علیل رہے۔ پھر انہی دنوں پریس کے پرانے مشین مین نے اپنا تعلق پریس سے منقطع کیا اور آٹھ دس روز کے بعد دوسرا مشین مین دہلی سے بلایا جا سکا یہ تھے وہ عوارض و حوادث جن پر قابو پانے سے ہم عاجز رہے اور انھیں وجوہ سے پرچہ میں اس قدر تاخیر ہوئی۔ پس اگر یہ مشکلات اور یہ قدرتی مجبوریاں آپ کے نزدیک بھی "مشکلات" اور "مجبوریاں" ہوں تو امید ہے کہ اس تاخیر میں کسی حد تک ہم کو معذور تصور فرمائیں گے باقی آپ کو اختیار ہے۔

اور کاش اگر کسی وقت بھی ہمکو یہ اندازہ ہوا ہوتا کہ اس قدر تاخیر ہو جائیگی تو ہم اپنے تمام ناظرین کو خطوط کے ذریعہ اس صورت حال سے اطلاع دیدیتے لیکن اس کا قطعاً اندازہ نہ ہو سکا اور برابر یہی خیال اور یہی اُمید رہی کہ انشاء اللہ ہفتہ دو ہفتہ میں پرچہ روانہ ہو سکے گا۔ مگر ہوا یہ کہ جیسے ہی ایک مشکل ختم ہوئی اسکی جگہ دوسرا مانع پیدا ہو گیا اور اس طرح "موانع و مشکلات" کا سلسلہ ابتک جاری رہا۔ صدق اللہ عز وجل ام للانسان ما تمنّیٰ فللہ الآخرۃ والاولیٰ ۞

دوستوں کے شکایتی خطوط:۔

اس عرصہ میں بہت سے احباب کے شکایتی خطوط بھی آئے جن میں سے اکثر کا جواب ناظم صاحب نے دیا لیکن جب ایسے خطوط کا روزانہ اوسط بہت بڑھ گیا اور وقت میں سب کے جواب کیلئے گنجائش نہ تھی تو جن احباب کے متعلق یہ سمجھا گیا کہ وہ اپنے خصوصی تعلق کی وجہ سے عدم ارسال جواب کو برداشت کر سکیں گے اور زیادہ ناراض نہ ہوں گے، تو صرف ان کی غیر متزلزل محبت ہی کے اعتماد پر بالآخر ان کو جواب دینا بند کر دیا، اُمید ہے کہ وہ احباب یہاں کی معذوریوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے معاف فرمائیں گے۔

دو مہینے کے بجائے تین مہینے:-

پہلے اس نمبر کو رجب و شعبان صرف دو مہینے کا مشترک پرچہ قرار دینے کا خیال تھا اور جمادی الاخری میں یہی اعلان کیا گیا تھا لیکن اب چونکہ تیسرا مہینہ رمضان بھی گذر چکا ہے نیز اس پرچہ کی ضخامت بھی سابق اندازہ سے بڑھ گئی ہے اس لیئے مجبوراً اس کو ان تینوں مہینوں کا پرچہ قرار دیدیا گیا ہے۔ اس کے بعد شوال ذیقعدہ کا مشترک پرچہ انشاء اللہ بہت جلد حاضر خدمت ہوگا۔ ناظرین کرام اس کو نوٹ فرمالیں اور رمضان کے پرچہ کا انتظار نہ فرمائیں۔

موجودہ جنگ کی وجہ سے کاغذ کی بے انتہا گرانی

سخت مشکلات، اور دوستوں کا فریضہ

ہمارے قدیمی احباب کو یاد ہوگا کہ اب سے قریباً تین سال پہلے بھی یورپ میں جنگ کے کچھ آثار نمودار ہوئے تھے جسکی وجہ سے کاغذ سخت گراں ہوگیا تھا اس وقت ہم نے اعلان کیا تھا کہ اب آیندہ سے الفرقان بجائے ۵۶ صفحے کے ۴۸ صفحات پر نکلے گا۔ لیکن باوجودیکہ وہ گرانی عرصہ دراز تک رہی مگر تخفیف صفحات کی اپنی ہی اس تجویز پر عمل کرنے کے لیئے طبیعت آمادہ نہ ہوئی اور رسالہ برابر حسب دستور ۵۶ ہی صفحات پر نکلتا رہا اگرچہ اس کی وجہ سے کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ پھر اس سال کاغذ کا نرخ جب کچھ اچھا نرم ہوگیا تو بلا کسی تحریک کے ہم نے خود ہی رسالہ کے صفحات بجائے ۵۶ کے ۶۴ کر دیئے اور اسکے متعلق کوئی اعلان بھی نہیں کیا نہ خریداروں پر احسان جتلانے کیلیئے اس کا ذکر ہی کیا چنانچہ گزشتہ کئی مہینے کے پرچے ۶۴ ہی صفحات پر شایع ہوئے۔ مگر اب صورت یہ ہے کہ جس روز سے موجودہ جنگ شروع ہوئی ہے کاغذ بیحد گراں ہوگیا ہے اور برابر گراں ہوتا جا رہا ہے یہاں تک کے وہ کاغذ جس پر الفرقان قسم دوم چھپتا تھا دگنی قیمت پر بھی اس نمبر کیلیئے دستیاب نہ ہوسکا اور اس لیئے مجبوراً یہ نمبر کل کا کل قسم اول ہی کے کاغذ پر چھپوانا پڑا اور اب قسم دوم کے خریداروں کو بھی وہی بھیجا جائے گا۔ اگرچہ قسم اول والا یہ کاغذ بھی کچھ کم گراں نہیں ہے مگر تاہم مل جاتا ہے۔ اسلیئے آیندہ کے لیئے بھی یہ طے کرلیا گیا ہے۔ کہ

سردست الفرقان صرف قسم اول ہی شایع ہوا کریگا اور قسم دوم ملتوی رہے گا۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ پہلے ۶۴ صفحے کے رسالہ پر جتنی لاگت آتی تھی اب اُس لاگت میں ۴۸ صفحے کا رسالہ بھی تیار نہیں ہوسکتا؛ اِدھر صفحات کی تخفیف کے لیئے اب بھی طبیعت آمادہ نہیں ہوتی اس لیئے رسالہ آیندہ بھی انشاء اللہ حسب سابق ۵۶ ہی صفحات پر شائع ہوگا۔ اور اس صورت میں لامحالہ ماہانہ مصارف میں قریباً ڈیوڑھی کا اضافہ ہو جائیگا۔ لہذا چاہیئے تو یہ تھا کہ چندہ میں کم از کم ایکروپیہ کا اور اضافہ کردیا جاتا اور بجائے تین روپیہ کے سالانہ چندہ چار روپئے کردیا جاتا لیکن ہم کو یہ بھی اندازہ ہے کہ الفرقان سے محبت رکھنے والے عموماً ہم ہی جیسے مفلوک الحال ہیں جن کے لیئے تین روپیہ بھی بہت زیادہ ہیں۔ اسلیئے کسی معمولی اضافہ کیلیئے بھی طبیعت آمادہ نہیں ہوتی۔ پھر یہ بھی واقعہ ہے کہ "الفرقان" پہلے ہی سے اس قدر خسارہ دں

کا مارا ہوا ہی کہ اب اس میں مزید کسی نقصان برداشت کرنے کی بالکل بھی تاب نہیں ہی۔ پس اس مشکل کا حل صرف دوستوں کی ہمدردانہ مساعی ہی سے ہو سکتا ہی اور وہ بھی صرف اس قدر کہ تمام احباب اس وقت اس کی تکثیر اشاعت کے لیئے خاص توجہ سے سعی فرمائیں اور کم از کم ایک نئے خریدار کا اضافہ اپنے لیئے لازم فرمالیں جو یقیناً کوئی مشکل نہیں ہی!

الفرقان کی مالی حالت:۔

اگرچہ یہ سال مالی حیثیت سے تمام گذشتہ سالوں کے لحاظ سے زیادہ صبر آزما رہا۔ لیکن چونکہ اس سال قطعی طور پر یہ ارادہ کر لیا تھا کہ اس بارہ میں اب کچھ نہیں لکھا جائیگا اس لیئے پچھلے نو ماہ کے عرصہ میں ہم نے الفرقان میں اس کا کبھی اشارۃً بھی ذکر نہیں کیا اور اگر کاغذ کی اس گرانی نے ہمکو مجبور نہ کر دیا ہوتا تو اس وقت بھی اس بارہ میں کچھ عرض کرنے کا ارادہ نہ تھا۔ لیکن ہم کو افسوس ہی کہ آج ہم اس ارادہ کو توڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ درحقیقت کاغذ کی گرانی نے اب یہ صورت پیدا کر دی ہی کہ اگر احباب کی ہمدردانہ مساعی نے خریداروں کی تعداد میں کافی اور معتد بہ اضافہ نہ کیا تو خطرہ ہی کہ "مشکلات" ہمارے "عزم" پر غالب نہ آجائیں کہنے والے نے بالکل صحیح کہا ہی۔

آنکہ شیراں را کند روبہ مزاج　　　احتیاج است، احتیاج است احتیاج

قسم دوم کے خریداروں سے گذارش:۔

آپ کو معلوم ہو چکا کہ رف قسم کے کاغذ کی بے حد گرانی بلکہ کمیابی و نایابی کی وجہ سے ہم مجبور ہو گئے ہیں کہ سر دست قسم دوم کے سسٹم ہی کو ملتوی کر دیں اسی لیئے جناب کی خدمت میں یہ رسالہ قسم اول حاضر ہو رہا ہے اور آئندہ سے آپ قسم اول ہی کے خریدار متصور ہوں گے۔ یہ بھی جنابکو معلوم ہو گیا ہی کہ قسم اول کے مصارف بھی اب بہ نسبت پہلے کے ڈیوڑھے زیادہ ہو گئے ہیں اور اس لیئے چندہ میں کسی کمی اور تخفیف کا اب کوئی امکان ہی نہیں ہی۔ تاہم جو حضرات کسی طرح تین روپے ادا نہ کر سکتے ہوں وہ صرف ڈھائی روپیہ بھیجدیں ان سے اتنے ہی قبول کر لیئے جائیں گے ہمارا دل گوارا نہیں کرتا کہ کوئی صاحب اپنی ناداری اور کم استطاعتی کی وجہ سے "الفرقان" سے اپنا تعلق منقطع کرنے پر مجبور ہوں۔ لیکن اس سے زیادہ رعایت کے لیئے کوئی صاحب خط کتابت نہ فرمائیں ۔۔ اور ہمکو معذور سمجھیں ہمارا جی تو خود یہ چاہتا ہی کہ جو احباب ناداری اور کم استطاعتی کے باوجود الفرقان کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں ہم ان کی خدمت میں اس کو بالکل مفت ہی پیش کیا کریں مگر کیا کیا جائے کہ الفرقان کی چھ سالہ مدت میں ہم ایک دن بھی اس لایق نہ ہو سکے۔

فالی اللہ المشتکی وھو المستعان

مولٰنا مودودی کے سنسر شدہ مضامین اور "الفرقان"

ہمارے ناظرین کرام کو معلوم ہوگا کہ قریباً ایک سال سے رسالہ "ترجمان القرآن" لاہور سے نکل رہا ہے اور محترم مولٰنا سید ابوالاعلیٰ مودودی مدیر "ترجمان" کا مستقل مقام اس وقت سے لاہور ہی ہے۔ جس وقت یورپ کی موجودہ جنگ شروع ہوئی اور ہر قوم کے سامنے یہ سوال آیا کہ ہمارا رویہ اس کے متعلق کیا ہونا چاہئے؟ اور ملک کی مختلف جماعتوں نے اپنے قومی، وطنی، یا خالص سیاسی مسائل و مصالح کو پیش نظر رکھکر اس بارہ میں فیصلے کئے تو مولٰنا مودودی نے اس مسئلہ پر صرف اس نقطۂ نظر سے غور فرمایا کہ مسلمانوں کا رویہ بحیثیت مسلمان ہونے کے اس بارہ میں کیا ہونا چاہئے اور قرآن پاک اس موقع پر ہماری کیا رہنمائی کرتا ہے؟ و اس غور و فکر نے انھیں جس نتیجہ پر پہونچایا اس کو انھوں نے پورے شرح و بسط کے ساتھ قلم بند کیا لیکن پنجاب کی اس حکومت نے جس کو بہت سے سادہ لوح "اسلامی حکومت" کا نام دیتے ہیں اس مضمون کی اشاعت کی اجازت نہ دی کیونکہ اس کی اشاعت سے دنیا کی نظر میں "قرآن" اور قرآن والی اُمت کی پوزیشن اگرچہ بلند ہو سکتی تھی اور جنگ کے متعلق اسلام کا بے نظیر اور محیر العقول ضابطۂ اخلاق اگرچہ بہت سے قلوب پر اپنا سکہ جما سکتا تھا لیکن اندیشہ تھا کہ سر سکندر حیات خاں کے سفید فام خداوندان نعمت کیلئے وہ ناراضی کا باعث ہو جن کی رضا جوئی ان کا اور ان کے رفقا کا دین و ایمان ہے۔ بہرحال جب مجھے اس کا علم ہوا کہ حکومت پنجاب نے اس مضمون کو ممنوع الاشاعت قرار دیدیا تو مولٰنا ممدوح سے میں نے اُسکو باین خیال بلکہ باین وعدہ حاصل کر لیا کہ الفرقان میں اُس کو شائع کر دیا جائیگا اور یہاں کی کانگرسی وزارت سے بہت سی جائز شکایتوں کے باوجود یہ توقع بھی بلکہ اطمینان تھا کہ وہ اُس کی اشاعت پر معترض نہ ہوگی پھر بعض اخبارات میں یہ اطلاع شائع بھی ہوگئی کہ مولٰنا مودودی کے جن مضامین کو پنجاب میں شائع ہونے کی اجازت نہیں دیجائیگی وہ "الفرقان بریلی" میں شائع ہوا کرینگے۔ (اور اسلئے ان مضامین ہی کے حوالے سے بہت سے حضرات الفرقان طلب بھی فرما رہے ہیں۔)

لیکن یہاں یہ صورت پیش آئی کہ قبل اس کے کہ الفرقان میں ان مضامین کی اشاعت کا وقت آئے یہاں کی کانگرسی وزارت مستعفی ہوگئی اور حکومت کی باگ خود گورنر بہادر نے اپنے ہاتھ میں لے لی اور اس لئے اب یو۔پی میں "الفرقان" بھی اسی شکنجہ میں ہے جس میں لاہور میں "ترجمان" — لہٰذا بصد افسوس اعلان کیا جاتا ہے کہ فی الحال "الفرقان" میں بھی ان مضامین کی اشاعت کی کوئی امید نہیں ہے۔ ولعلّ اللہ یحدث بعد ذالک امراً ط

خاکسار تحریک اور ہمارا فرض

خاکسار تحریک کا مسئلہ اس وقت مسلمانان ہند کے اہم ترین مسائل میں سے ہوگیا ہے۔ اور وہ اُس مقام پر پہونچ چکا ہے کہ اگر چندے یہی رفتار رہی تو پھر اُس کی مذہبی اور سیاسی مضرتوں اور ملّت پر مرتب ہونے والے اس کے مہلک